

کرتی تھی، اب حالت یہ ہے کہ زمانے کے حادثات کی ضربیں بھی برداشت نہیں کر سکتی۔

اس شعر سے جہاں اپنے ضعف اور ناتوانی کا اظہار مقصود ہے، وہاں یہ بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ زمانے کے حادثات کی ضربیں بتوں کے نازاٹھانے کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

۷۔ لغات۔ اوصناع : وضع کی جمع۔ طور طریقے۔ سلوک، برتاؤ دستور۔

ابنا : ابن کی جمع : بنائے زمان سے مراد ہے۔ دنیا والے، عام لوگ۔
شرح : اس دور کے لوگوں نے جو طور طریقے اختیار کر رکھے ہیں، اے غالب ! میں ان کے بارے میں کیا کہوں؟ صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جس فرد سے ہم نے ایک مرتبہ نہیں، بار بار نیک برتاؤ کیا، اسے جب موقع ملا، ہمارے ساتھ برائی ہی کی۔

۱۔ لغات :
 حاصل : پیداوار
 محصول۔ فائدہ۔ نفع۔
 آرزو خرامی :
 خرام بہ حسب آرزو
 یعنی اپنی آرزو کے مطابق چلنا۔
 حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ، اے آرزو خرامی
 دل جوش گریہ میں ہے، ڈوبی ہوئی اسامی
 اس شمع کی طرح سے، جس کو کوئی بجھا دے
 میں بھی جلے ہوؤں میں، ہوں داغ نامی

شرح : اے آرزو کے مطابق نفع حاصل کرنے کی امید رکھنے والے! تو پیداوار سے ناامید ہو جا، کیونکہ رونے دھونے کے جوش میں دل کی اسامی ڈوب چکی ہے۔ یعنی اس کے پاس کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی، جو ہاتھ آسکے۔